

## 60375- کیا سلس البوال (پیشاب نہ رکنے کی بیماری) والے شخص کی امامت صحیح ہے؟

سوال

کیا پیشاب نہ رکنے کی بیماری والا شخص امامت کرو سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

پیشاب نہ رکنے کی بیماری والا شخص اپنے جیسی بیماری والے شخص کی امامت کرو سکتا ہے، لیکن صحیح اور تدرست اشخاص کی امامت کروانے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ امامت کروانا جائز نہیں، بلکہ ان کی نماز باطل ہو جائیگی، اور بعض علماء کرام صحیح کہتے ہیں۔

موسوعۃ الفقہیہ میں ہے:

"الفقہاء کرام متفق ہیں کہ اگر امام پیشاب نہ رکنے کی بیماری میں بٹلا ہو اور مفتتدی بھی ایسے ہی تو نماز جائز ہے، لیکن اگر امام اس بیماری کا شکار ہو اور مفتتدی صحیح و تدرست ہوں تو اس کی امامت کے جواز میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

احاف اور حابہ کے ہاں جائز نہیں، کیونکہ صاحب عذر حقیقتاً حدث میں ہی نماز ادا کرتا ہے، لیکن ان کا یہ حدث ان کے حق میں نہ ہونے جیسا ہے کیونکہ یہ ادا کے لیے ضرورت ہے، اس لیے انہیں کوئی نقصان نہیں دے گا، کیونکہ ضرورت اس کے مطابق مقدر ہو گی، اور اس لیے بھی کہ صحیح اور تدرست شخص مذکور سے زیادہ قوی ہے، اور قوی و طاقتور کی بنا پر نہیں ہو سکتی۔

دوسراؤل:

مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ان کی نماز صحیح ہے، اور وہ نماز نہیں لوٹائیں گے، اور اس لیے بھی کہ جب عذر والے عذر کی بنابر معاف ہے تو دوسرا ہے کے لیے بھی معاف ہے، لیکن مالکیہ نے یہ صراحت کی ہے کہ اس بیماری والے کا صحیح اور تدرست لوگوں کی امامت کرنا مکروہ ہے "انتی باختصار دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیہ (25/187).

اور الجموع للنحوی (4/160) بھی دیکھیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

پیشاب کی بیماری والے کی امامت کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"جب پیشاب (سلس بول) وغیرہ کی بیماری ہواں کی فی نفسہ اپنی نماز صحیح ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

[حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔]

اور فرمان ربانی ہے :

[اللہ تعالیٰ کی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم حسب استطاعت اس پر عمل کرو"

لیکن اس نے جن صحیح اور تدرست لوگوں کی امامت کروانی ہے ان کی نماز صحیح ہونے میں اختلاف ہے.

اور راجح یہی ہے کہ ان کی نماز بھی صحیح ہے، لیکن اولیٰ اور برتر یہی ہے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے اسے تدرست اور صحیح لوگوں کی جماعت نہیں کروانی چاہیے "انتہی

عبد العزیز بن باز، عبد الرزاق عضفی، عبد اللہ بن قحود.

ویکھیں : فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجھوٹ العلمیہ والافتاء (7/397).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کستے ہیں :

"اور اس (یعنی پیشاب کی بیماری والے) کی نماز صحیح اور تدرست امام کے پیچھے صحیح ہے، اس بیماری میں بتلا شخص کی امامت کرانے میں بھی نماز صحیح ہے، یہ دو صورتیں ہیں :

اور تیسری صورت یہ ہے کہ : اگر اس بیماری میں بتلا شخص صحیح اور تدرست لوگوں کی امامت کروائے، اس میں بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ یہ صحیح نہیں، اگر اس بیماری میں بتلا شخص نے صحیح اور تدرست لوگوں کی امامت کی تو مقتدی کی نماز باطل ہوگی، اور اس کی اپنی نماز بھی باطل ہوگی، کیونکہ اس نے ایسے لوگوں کی امامت کی نیت کی ہے جن کی امامت کرانی صحیح نہ تھی، لیکن اگر یہ اس سے جاہل ہو تو اور بات ہے.

اس کی امامت صحیح نہ ہونے کی علت یہ ہے کہ : اس بیماری میں بتلا شخص کی حالت صحیح اور تدرست شخص کے علیحدہ ہے، اور یہ ممکن نہیں کہ مقتدی کی حالت امام سے اعلیٰ ہو

اور اس میں صحیح قول یہ ہے کہ : پیشاب کی بیماری میں بتلا شخص اپنے جیسی بیماری میں مبتلا کی امامت بھی کرو سکتا ہے، اور صحیح اور تدرست لوگوں کی امامت بھی کروانا صحیح ہے.

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عром ہے :

"لوگوں کی امامت وہ کرانے جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ حافظ ہو"

اس شخص کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو اس پر واجب تھا، اور جب اس کی نماز صحیح ہے تو اس کی امامت بھی صحیح ہوگی.

اور ان کا یہ کہنا کہ : مفتی دی امام سے اعلیٰ حالت والا نہیں ہو سکتا، یہ قول اس سے ٹوٹ جاتا ہے کہ تیم کر کے جماعت کرانے والے شخص کے پیچے وضوء والے لوگوں کی نماز صحیح ہے، اور وہ بھی اس کے قابل میں، حالانکہ وضوء والا اعلیٰ حالت میں ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ : تیم والے کی طہارت صحیح ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ : جس کو پیشتاب کی بیماری ہے اس کی طہارت بھی صحیح ہے "انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (172/4-173).

واللہ اعلم.